بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

102: سورۃ التکاثر کی مختصر تفسیر

جزء عم کی مختصر تفسیر اور آج کی نشست میں سورۃ التکاثر کی تفسیر سے اس درس کا آغاز کرتے ہیں، سورۃ التکاثر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـئَلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾﴾ (التكاثر: 1-8)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ (تمہیں حصول کثرت نے غافل کر دیا)۔

﴿حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ﴾ (یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کر لی)۔

﴿كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ (ہر گز نہیں، تم عنقریب جان لو گے)۔

﴿ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ (پھر ہر گز نہیں، تم عنقریب جان لو گے)۔

﴿كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ﴾ (ہر گز نہیں، کاش تم علم یقین سے جان لیتے)۔

﴿لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ﴾ (تم ضرور دیکھو گے جحیم کو)۔

﴿ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ﴾ (تم اسے ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے)۔

﴿ثُمَّ لَتُسۡـئَلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ﴾ (پھر تم اس دن ضرور پوچھے جاؤ گے نعمتوں کی بابت)۔

سورۃ التکاثر مکی سورۃ ہے یعنی ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے، اور آٹھ آیتیں ہیں اس سورۃ کی۔

سورۃ کا آغاز اللہ تعالیٰ ایک خبر دے دیتے ہیں: ﴿اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ (تمہیں غافل کر دیا حصول کثرت کی چاہت نے)۔

اب اس میں تین چیزیں ہیں: ایک انسان ہے ﴿أَلْهٰكُمُ﴾ ''أنتم'': ہم لوگ ہیں انسان عمومی طور پر، اور یہ انسان غفلت کا شکار ہے اور لفظ ﴿أَلْهٰكُمُ﴾ ہے اور "لھو" ہم اردو میں غفلت ہی کہتے ہیں لیکن اس کا معنی اس سے تھوڑا زیادہ گہرا ہے اگر غور ہم کریں، انسان لھو کا شکار تب ہوتا ہے جب وہ کسی فاضل چیز کو چھوڑ کر مفضول کی طرف چلا جاتا ہے، ترجیح مفضول کو دیتا ہے اور فاضل کو چھوڑ دیتا ہے اسے لھو کہتے ہیں (کھیل تماشا)۔

انسان کب کھیل تماشا کرتا ہے؟ جب وہ اپنا اصل ہوم ورک ہے کر لیتا ہے۔

ہم بچے کو کیا کہتے ہیں کب کھیلنا ہے؟ جب اپنا ہوم ورک کر لو اس کے بعد پھر تمہیں کھیلنے کی اجازت ہے۔

اب یہ انسان ہے اس دنیا میں آیا ہے یہ کھیل تماشے میں لگا ہوا ہے اور جس چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس سے غافل ہے ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾: اور خصوصی طور پر ایک چیز کی وجہ سے یہ انسان غفلت کا شکار ہے اور وہ ہے الکاثر (کثرت کی طلب، زیادتی کی طلب دنیا)۔ دنیا اللہ تعالیٰ نے خوبصورت پیدا فرمائی ہے اگر دنیا بدصورت ہوتی تو انسان کی چاہت بھی نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں انسان کی فطرت میں اس چاہت کو پیدا فرمایا ہے کہ دنیا کی رنگینیاں ہیں دنیا کی خوبصورتیاں ہیں۔

اور انسان ہمیشہ کثرت سے چاہتا ہے مال کو دیکھ لیں کثرت سے چاہتا ہے کہ نہیں؟ کوئی کہتا ہے مجھے بس اتنا پیسہ کافی ہے باقی مجھے ضرورت نہیں ہے؟

ہم عموم کی بات کر رہے ہیں "اے انسان!" ﴿أَلْهٰكُمُ﴾ ''أنتم'': انسانوں کی بات ہو رہی ہے، مال سب سے زیادہ ہمارے پاس ہونا چاہیے، تعلیم کی بات کریں وہ ہمارے پاس ہونی چاہیے، طاقت، اثر و رسوخ، اقتدار، گھر روزگار کاروبار جو بھی اس دنیا میں چیزیں موجود ہیں ہر انسان کی خواہش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ حاصل کر لے اس میں سب شامل ہیں مگر وہ لوگ جو اس غفلت کا شکار نہیں ہیں اور بہت ہی کم تعداد میں ہیں۔

متفق علیہ حدیث میں آیا ہے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے آدم (علیہ الصلاۃ والسلام) اپنی ذرّیت میں سے جو جنت والے ہیں ان کو الگ کر دیں اور جہنمی جو ہیں وہ الگ ہو جائیں گے"۔ جانتے ہیں اہل جنت میں سے کتنے ہیں اور جہنمی کتنے ہیں؟ ہزار میں سے نو سو ننانوے (999) جہنم رسید ہوں گے اور ایک جنت میں جائے گا؛ تو اس ایک کی نو سو ننانوے (999) کے سامنے کوئی حیثیت ہے؟ اس لیے یہاں پر جو خطاب ہے ﴿أَلْهٰكُمُ﴾ ''أنتم'' ﴿التَّكَاثُرُ﴾ سب اس میں شامل ہیں مگر یہ جو غفلت کا شکار نہیں ہیں جو دنیا کی حقیقت کو جان چکے ہیں آخرت کی حقیقت کو جان چکے ہیں وہ اس میں شامل نہیں ہیں لیکن عموم

میں سب شامل ہیں مگر ان لوگوں کے۔اب فاضل و مفضول کی بات میں نے کی ہے اب غفلت کا شکار تو ہیں کس چیز سے غفلت کس فاضل کو چھوڑ کر کس مفضول میں لگے ہیں یہ تو پتہ چل جائے نا ہمیں! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اس دنیا میں ہم آئے ہیں وقتی طور پر یہ ہماری جگہ نہیں ہے، مختصر سی زندگی ہے ساٹھ سترّ اسّی یا سو سال یا اس سے زیادہ اس سے کم اس کے بعد موت ہے موت سے دنیا ختم ہو جاتی ہے۔

پھر اگلی آیت میں: ﴿حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ﴾: ابھی اس پر بات کرتے ہیں۔

اصل زندگی ہے آخرت کی زندگی قبر کی زندگی کے بعد، اس آخرت کی زندگی یا اس سے پہلے قبر کی زندگی کے لیے اس دنیا سے ہم نے گزر کر جانا ہے؛ جو پیدا نہیں ہوا اس کی قبر بھی نہیں ہے نا جو پیدا ہو گیا ہے وہ مرے گا اس کی قبر بھی ہے اس کی برزخ بھی ہے، پھر دوبارہ زندہ ہو گا پھر اس کی ہمیشہ کی زندگی بھی ہے آخرت کی زندگی۔

آخرت کی زندگی فاضل ہے یا دنیا کی زندگی فاضل ہے؟ مفضول کیا ہے فاضل کیا ہے؟ آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے فاضل ہے اس کا مقام بلند ہے، دنیا کی مختصر سی زندگی ہے؛ بادشاہ کو دیکھ لیں سترّ سال بادشاہ رہا ہے کیا لے کر گیا اپنے ساتھ؟ جسم کے کپڑے بھی اتار لیتے ہیں یہ بھی ساتھ نہیں جاتے، خوش نصیب کو کفن نصیب ہوتا ہے اور دو سفید چادروں سے قبر میں دفن کر دیتے ہیں۔

دنیا میں ہم آئے ہیں اپنی زندگی کو بہتر کرنے کے لیے اور زندگی کو بہتر کرنے کے لیے لازمی ہے کہ آخرت کو بہتر کیا جائے ورنہ زندگی کی بہتری ناممکن ہے! زندگی سے مراد صرف دنیا کی زندگی نہیں ہے یہ مختصر سی زندگی ہے وقتی طور پر زندگی ہے زندگی سے مراد آخرت کی زندگی ہے اور واللہ جس نے آخرت کی زندگی کو بنانے کی کوشش کی ہے اس کی دنیا کی زندگی بھی سنور جاتی ہے اور اسے سکون مل کر رہتا ہے اطمینان مل کر رہتا ہے۔

﴿اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾: تمہیں حصول کثرت کی چاہت نے غافل کر دیا ہے؛ مال کی ہوس سب سے زیادہ مال ہو جیسے حدیث میں آیا ہے "اگر آدم کی اولاد کے پاس ایک وادی ہو سونے کی تو کہے دوسری بھی ہو دوسری مل جائے تو پھر کہے گا تیسری بھی ہو، آدم کی اولاد کے منہ کو صرف قبر کی مٹی بھر سکتی ہے"۔

پھر انسان کہے گا ہاں اب پیٹ بھرا ہے سونے کی وادی کم پڑ جاتی ہے انسان کو!

وادی جانتے ہیں؟ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو ایک خلا ہوتی ہے نا اسے وادی کہتے ہیں اتنا سونا بھی کم پڑتا ہے!

دیکھیں ملٹی ملینیئر (Multi millionaire) ہیں کیا دنیا میں کتنے ہیں؟ بہت ہیں کرپشن بھی کرتے ہیں! (سبحان اللہ)؛ اتنا پیسہ کہاں لے کر جاؤ گے؟! اگر کرپشن نہ بھی کریں مزید چاہت ہے کہ نہیں؟ مزید ہوس ہے کہ نہیں ؟ عجب ہے ملٹی ملینیئر (Multi millionaire) ہے فیکٹری ہے مزدور ہیں تھوڑا سا پرافٹ میں کمی ہوئی مزدوروں کی تنخواہیں روک دیں! خسارہ نہیں ہوا پرافٹ میں کمی ہوئی لیکن اُس کے لیے خسارہ ہے اب اس کو اس پرافٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دو مہینے سے تنخواہیں نہیں دیں مزدوروں کو کیا ہے یہ؟!

بعض لوگ کہتے ہیں بھئی کاروبار جو ہے وہ ٹھیک نہیں ہے ہمارا دو دو تین تین مہینے سیلری اس لیے روک دی ہے؛ اور دس بہانے بناتے ہیں اپنے گھر کا چولہا بند نہیں ہوا اس مزدور کا چولہا بند ہے پچھلے دو مہینے سے!

اگر نقصان تمہیں ہوا ہے تو تمہارے چولہے میں فرق ہونا چاہیے نا! نہ سواری میں فرق ہے نہ گھر میں فرق ہے، نہ رہن میں نہ سہن میں کوئی فرق نہیں ہے فرق اس مزدور کی زندگی میں ہونا ہے!

﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾: کثرت مال کی ہوس نے تمہیں ہلاک کر دیا؛ یہ شخص ہلاک ہے کہ نہیں؟ ہلاک ہے یہ شخص۔

علم کی بات کریں دیکھ لیں ہمارا وقت کیسے گزرتا ہے؟! دنیاوی علم؛ کتنی محنت کرتے ہیں بچوں کی تعلیم کے لیے ہم لوگ اسکولنگ دیکھ لیں!

آج کی جو سب سے بڑی ٹینشن ہے بعض والدین کے لیے پتہ ہے کیا ہے؟ بچے کی اسکولنگ ہے؛ ابھی امتحان آنے والے ہیں بچوں سے زیادہ والدین کو ٹینشن ہے نیندیں اُڑ گئی ہیں پورے گھر کا ماحول بدل گیا ہے بالکل یعنی ٹائم کہتے ہیں جرمن ٹائم کر دیا ہے ہم لوگوں نے!

جرمن ٹائم کیا ہوتا ہے؟ ایک ایک منٹ کا حساب ہوگا یہ جرمن ٹائم ہوتا ہے بعض لوگوں کا (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے)۔ پہلے وقت ضائع کرو کوئی مسئلہ نہیں ابھی وقت ضائع نہیں کرنا ہے، ابھی بس گھنٹی بجے گی تم نے اتنے وقت سے اتنے وقت تک سونا ہے، پھر جاگنا ہے، پھر کھانا ہے پھر پینا ہے، پھر پڑھنا ہے (یہ وقت متعین ہو گیا ہے) کیونکہ ابھی امتحان آنے والے ہیں!

اس بچے کی تعلیم کے لیے کتنی محنت ہوتی ہے؟! میں نہیں کہتا کہ تعلیم نہیں ہونی چاہیے میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا طریقہ دیکھیں! اور وہ علم حاصل کرتا رہتا ہے دنیا کے لیے دنیا میں مگن ہونے کے لیے ماں بیچاری یعنی خاوند مر چکا ہے وہ بیوہ ہے وہ کپڑے کی سلائی کر کر کے بچے کو پڑھاتی ہے، یہ بتاتی ہے بار بار کہ تیری تعلیم سے آسانیاں ہوں گی ہمارا چولہا جلے گا اور یہ ساری جو پریشانیاں ہیں دور ہو جائیں گی جب تم ڈاکٹر بنو گے جب تم انجینئر بنو گے۔

وہ بچہ اسی چاہت پر رہتا ہے کہ بس میں علم حاصل کروں ڈگری حاصل کرلوں میں بہت بڑاانسان بن جاؤں اور اپنی غربت کو مٹا لوں میں، غربت مٹاتے مٹاتے یہ بھول جاتا ہے کہ ربّ کا بھی کوئی حق ہے اس میں؛ بھئی جھوٹ ہے دھوکا ہے، فریب ہے کرپشن ہے، چیٹنگ ہے نقل مارنی ہے کچھ بھی کرنا ہے اس نے پاس ہونا ہے بس کسی طریقے سے کیونکہ اس نے ڈگری حاصل کرنی ہے!

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾: اس ڈگری کا فائدہ کیا ہے جو جھوٹ، دھوکے، فریب سے تم نے حاصل کی ہے؟! اگر دھوکا، جھوٹ، فریب نہیں ہے تم نے اپنی محنت سے اور والدین کی دعا سے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کرم سے تم نے حاصل کی ہے اللہ کی توفیق سے تم نے حاصل کی ہے تو پھر نمازوں کا کیا؟! کئی ایسے بچے ہیں امتحان آتے ہیں نمازیں ختم! والدین بھی کہتے ہیں بیچارہ ابھی امتحان دے کر آیا ہے ساری رات جاگتا رہا ہے فجر کی نماز مشکل سے پڑھی ہے چلو امتحان میں جانا ہے پہلے، ظہر کی نماز گئی عصر کی نماز گئی، مغرب کی نماز میں ٹیوشن میں ہے، عشاء کی نماز میں تھک گیا ہے تھوڑا سو لے پھر رات کو اس نے جاگنا ہے پڑھنا ہے! نمازوں کی کوئی پابندی نہیں ہے!

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾: کیا فائدہ ہے اس تعلیم کا جو تمہیں بے نمازی بنائے؟! جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی (جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی!) وہ اہل کفر میں سے ہے! تارک الصلاۃ کافر ہے ہم کیا سکھا رہے ہیں کیا تعلیم دے رہے ہیں اپنے بچوں کو؟! (إلا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ)۔

اگر شریعت کا علم ہے توحید کا علم ہے اتباع سنت کا علم ہے وہ کثرت سے حاصل کرو خیر ہے اس میں لیکن اس کے علاوہ کوئی اور علم ہے جو آپ کو اِس علم سے دور کردے اس کی کثرت میں کوئی خیر ہے؟! دیکھیں ہم کس طرف جا رہے ہیں اور ہم کیا کر رہے ہیں! (إلا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ)۔

اسی طریقے سے اقتدار کے لیے اثر و رسوخ کے لیے، یا کوئی خاص جگہ خاص مقام پانے کے لیے کئی لوگ کیسا راستہ اختیار کرتے ہیں؟! وہ کون سا راستہ ہے جو نہیں اختیار کرتے اس مقام تک پہنچنے کے لیے؟! سچ ہے جھوٹ ہے دھوکا ہے فریب ہے یعنی اپنے سگے بھائی کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی اوپر جانا ہے بعض لوگوں کا یہ طریقے ہے!

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾: انسان اس کثرت کی چاہت کی ہوس میں اتنا غافل ہو گیا ہے کہ ہلاک ہو گیا ہے ہلاکت کا شکار ہو گیا ہے!

یہ کب تک رہا ہے معاملہ انسان کا؟اِس سے پہلے انسان کی جو دنیا ہے ساری دنیا جو کچھ بھی آپ کی دنیا ہے ذرا غور کریں اس بات پر وہ ہے کیا اس کی حقیقت کیا ہے؟ جو مجھے اور آپ کو فائدہ ملتا ہے پتہ ہے وہ کیا ہے؟ جو ہم کھاتے ہیں جو ہم پہنتے ہیں اپنے تن پر یہی ہوتا ہے نا، اور جو ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتے ہیں (تین چیزیں ہیں) باقی جو بینک بیلنس ہے جو کاروبار میں ہے جو بھی ہے وہ ہے نا کس جگہ پر ہے؟ میرے پرسنل اس پانچ فٹ یا چھ فٹ قد میں جو مجھے فائدہ ملتا ہے کس چیز میں ملتا ہے؟ جو میں کھاتا پیتا ہوں اور جو میں اپنے بندن پر اپنے تن پر جو کپڑا میں نے پہنا ہوا ہے یا جو میں صدقات ہیں خیرات ہیں جو بھی پیسہ خرچ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے راستے میں یہ تین چیزیں ہیں نا؟

حقیقت دیکھیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے: "آدم کی اولاد جو ہے انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال (اس کے مال کی حقیقت دیکھ لیں ذرا کیا ہے) مال کی حقیقت یہ ہے کہ جو کھایا ہے اور اسے فنا کیا ہے، اور جو پہنا ہے اسے بوسیدہ کر کے ناکارہ کر دیا ہے، اور وہ مال جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے کر اسے باقی رکھا ہے"۔

دیکھیں تین چیزیں ہیں:

1- جو کھایا ہے وہ فنا ہو گیا کہ نہیں؟ جو فائدہ تھا جسم کو مل گیا ہے ہماری مرضی سے یا یا ربّ کی مرضی سے؟ ہم کھانا جو کھاتے ہیں جو بھی ہم کھانا کھاتے ہیں اس کا اینڈ رزلٹ کیا بنتا ہے جسم میں؟ گلوکوز، گلوکوز ایندھن ہے ہمارا ہم چلتے پھرتے ہیں۔

جیسے گاڑی پیٹرول سے چلتی ہے ہم کس چیز سے چلتے ہیں؟ گلوکوز سے چلتے ہیں۔

کیا ہم اس گلوکوز کو خود بناتے ہیں اپنے جسم کے اندر یا اس ربّ کا کمال ہے؟ واللہ میرے بھائیو! اتنا مختلف اور مشکل پراسس سے یہ کھانا گزرتا ہے گلوکوز تک پہنچنے کے لیے اللہ کی قسم اگر ہمارے ذمے کوئی زندہ نہ ہوتا!

ہمارے ذمے رزق حلال کا حصول کرنا ہے وہ ہمارے لیے مشکل ہے جو سب سے آسان ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ ہمارے لیے رزق کی فراوانی کر دیتا اور ہمارے منہ تک نوالہ پہنچ جاتا لیکن ہمارے ذمے یہ ہوتا کہ اس کو ہضم بھی خود کرو اس سے گلوکوز بھی خود نکالو اس کا ایندھن بھی بناؤ اپنے جسم کے لیے ممکن ہوتا یہ؟! یعنی ابھی دیکھیں ہم جو کھانا کھاتے ہیں معدے میں جاتا ہے، معدے میں جا کر جو معدے کے انزائمز ہیں یعنی وہ چیزیں جو ڈائجسٹ (Digest) کرتی ہیں کھانے کو یعنی کمپیوٹر بھی وہ کام نہیں کرتا جو ہمارے جسم کے اندر پروگرامنگ اس ربّ نے کی ہے (سبحان اللہ)!

مختلف قسم کے سیلز ہیں معدے کے اندر ایک وہ جو ایسڈ سکریٹ (Acid Secrete) کرتا ہے، یعنی ایسڈ جو نکالتا ہے تیزاب جو نکلتا ہے جو یعنی ہڈی بھی گل جاتی ہے آپ اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں وہ بھی گل جاتا ہے (سبحان اللہ) اور آپ یہ پستے بادام کھاتے

ہیں وہ بھی؛ آخر وہ کیا چیز ہے کیسے گل جاتی ہے اندر جبکہ معدہ خود بھی ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ نہیں؟! اب معدہ خود نہیں جلتا اوراس سے سخت چیزیں جل جاتی ہیں۔

یہ جو ایسڈ ہے کتنا اس نے نکلنا ہے کتنی مقدار میں، جو شُگر ہے اس کے لیے الگ انزائم ہے کہ وہ کتنی مقدار میں ہونا ہے، پروٹین کھاتے ہیں گوشت کھاتے ہیں اس کے لیے الگ انزائم ہے Digest کرنے کے لیے، فیٹ کھاتے ہیں تیل والی چیزیں اس کے لیے الگ انزائم ہے؛ کس نے کس مقدار میں نکلنا ہے ہم متعین نہیں کر سکتے اگر ہمارے لیے بٹن ہوتے اِدھر دباؤ اس کو نکالنے کے لیے، پیپسی نکالنے کے لیے جو اس کو ڈائجسٹ (Digest) کرتا ہے یا فلاں انزائم نکالنے کے لیے (میں میڈیکل نام نہیں لینا چاہتا کنفیوژن نہ ہو جائے) ہم نہیں کر سکتے!

تھوڑی دیر چباتے ہیں کھانے کو کھانا حلق میں پھنس جائے ہماری موت نظر آتی ہے ہمیں! میرے بھائی ہم چبا سکتے ہیں کھانے کو اور نگل سکتے ہیں اس کے بعد ہمارے بس سے باہر ہو گیا کام!

کھانا پیٹ میں چلا گیا ہے اس میں سے جو غذائیت ہے اور جو اس میں خوبیاں ہیں جو ہمارے لیے نفع بخش چیزیں ہیں وہ جسم خود نکال لیتا ہے اور خون تک چلا جاتا ہے، خون میں جا کر جگر میں جاتا ہے جو بھی اس کے اندر کوئی ٹاکسک (Toxic) چیز یا کوئی زہریلی چیز آ گئی ہے ہمارے (ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کیا کیا اس میں غلط چیزیں ہیں سب کچھ کھا لیتے ہیں نا) تو جگر اسے فلٹر کر دیتا ہے صاف کر دیتا ہے ڈیٹوکسیفائی (Detoxify) کر دیتا ہے پھر وہ خون میں جاتا ہے۔

پھر آخری مرحلہ کڈنی کا ہوتا ہے اس میں پھر بھی اگر کوئی چیز باقی رہ گئی ہے جو ہمارے جسم کے لیے فائدہ مند ہے وہ اس میں سے بچ جاتا ہے واپس خون میں چلا جاتا ہے اور گندگی باقی نکل جاتی ہے۔

جو ہم نے کھایا ہے وہ ہم نے فنا کر دیا ہے کیسے فنا کر دیا ہے؟ یا تو گلوکوز اور ہماری جو اچھائی تھی وہ جسم میں چلی گئی نظر تو نہیں آیا ہمیں کہاں چلا گیا یا گندگی کی شکل میں جو باقی بے فائدہ چیزیں ہیں وہ نکل گئی ہیں؛ فنا ہوا کہ نہ ہوا؟

2- یا وہ کپڑا جو ہم نے اپنے بدن پر پہنا ہے اپنے جسم کو ڈھانپا ہے کتنا عرصہ چلے گا بوسیدہ ہو کر رہے گا نا؟ ناکارہ ہو بھی جائے گا، چھوٹے تھے سائز آہستہ آہستہ بڑھتا گیا تو وہ ناکارہ ہو گیا یا بوسیدہ ہو گیا پرانا ہو گیا پھٹ گیا خراب ہو گیا ختم ہو گیا ناکارہ ہو گیا دونوں ختم ہوئے کہ نہیں؟

3- وہ مال جو ہم نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے دیا ہے: "وَمَا أَنفَقتَ فَأَبقَيتَ": یہ باقی رہا ہے کیسے باقی رہا ہے یہ ہاتھ سے تو چلا گیا نا؟ وہ آخرت میں آپ کا انتظار کر رہا ہے آپ کے نامۂ اعمال میں یہ صدقہ جو ہے آپ کی جو نیکیوں کا پلڑا ہے

بھاری کرنے کے لیے آپ کا منتظر ہے وہاں پر بشرطیکہ اللہ کے لیے دیا ہو اس میں ریاکاری نہ ہو شرک نہ ہو کسی ولی یا کسی بزرگ یا کسی اور کے نام پر نہ ہو، صرف ربّ کے لیے دیا ہو توحید کے راستے کو اپنا کر دیا ہو یہ باقی رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے اس دنیا کی جس کے لیے ہم انتھک محنت کر رہے ہیں اور یہ نہیں دیکھ رہے کہ ہم ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں یا نجات کی طرف جا رہے ہیں!

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ کب تک یہ معاملہ رہا ہے؟

﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾: یہاں تک کہ تم لوگوں نے قبروں کی زیارت کرلی۔

زیارت ہے اور قبروں کی ہے: قبر مرنے کے بعد کا مرحلہ ہے جس میں انسان کو دفن کیا جاتا ہے مرنے کے بعد اور اس کے علاوہ برزخی زندگی صرف قبر نہیں ہے اس سے وسیع معنی ہے؛ جو لوگ ڈوب کر مرتے ہیں وہ بھی برزخ میں ہیں جو لوگ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جن کے جسم کا کوئی حصہ نہیں باقی بچتا وہ بھی برزخ میں ہیں، جو قبر میں دفن ہوئے ہیں وہ بھی برزخ میں ہیں (برزخی زندگی)۔ لفظ زیارت کا ہے زیارت سے کیا مراد ہے؟ انسان نے فلاں جگہ کی زیارت کی ہے ہمیشہ وہیں کا رہ گیا یا وقت طور پر وہاں پر جا کر واپس آگیا زیارت کس چیز کو کہتے ہیں؟ وقتی طور پر کسی جگہ جا کر اس جگہ کو چھوڑنے کو زیارت کہتے ہیں۔

عمرے کے لیے جو جاتے ہیں عمرے کے لفظ کا لغوی معنی کیا ہے زیارت ہے نا؟ عمرے کے لیے جاتے ہیں ہمیشہ کے لیے رہ جاتے ہیں یا واپس آجاتے ہیں؟ پوری دنیا کے لوگ عمرہ کرتے ہیں اور واپس آجاتے ہیں عمرے کے بعد۔

﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾: ﴿حَتّٰى﴾ غایت کے لیے ہے کہ تم لوگ کثرت کی ہوس میں رہے اور ہلاک ہوتے رہے یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کرلی ہے۔

بعض سلف نے فرمایا ہے "اللہ کی قسم! جو زیارت کرتا ہے وہ دوبارہ زندہ ضرور ہوگا": یعنی بعث کا کیسے معنی نکالا ہے کہ جو زیارت کرتا ہے ہمیشہ وہاں پر رہنے والا نہیں ہے اس جگہ کو چھوڑ کر جانا ہے اس جگہ کو چھوڑنے کا مطلب ہے کہ دوبارہ زندہ ہوگا: ﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾۔

میرے بھائیو! ہم نے قبروں میں جانا ہے قبروں کی زیارت بھی کرنی ہے اس کے ہم نے کیا تیار کیا ہے؟! دنیا میں اس وقت ہم سانسیں لے رہے ہیں ہم کس کثرت کا شکار ہیں اور کس غفلت کا شکار ہیں آج ہم اس سے رُک سکتے ہیں اور اپنی سمت متعین کر کے اسے بدل بھی سکتے ہیں خیر کی طرف اگر ہم اس وقت تک نہیں ہیں۔

اگر خیر پر ہیں "الحمد للہ" اور آخرت نصب العین ہے ہمارا اہم آخرت کے لیے دنیا میں عمل کر رہے ہیں اپنے ربّ کو راضی کرتے ہوئے اپنے قدم بڑھاتے ہیں تب تو خیر ہے الحمد للہ اس پر ربّ سے ثابت قدمی کی دعا کرتے رہو؛ لیکن اگر راستہ کوئی اور ہے اور ہم غفلت کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں ہلاکت کا راستہ اختیار کر چکے ہیں تو ابھی وقت نہیں آیا کیا قبر میں تو پھر کوئی اور راستہ نہیں ہے ! قبر میں واپسی کا راستہ نہیں ہے یاد رکھیں جو مر گیا دنیا سے اس کا تعلق ختم ہو گیا ہے مگر اُن چیزوں کا جن کا ذکر ہوا حدیث میں کہ صدقہ جاریہ ہے یا علم نافع چھوڑ کر گیا ہے یا نیک اولاد جو ہے اس کے لیے دعا کرتی رہے وغیرہ لیکن دنیا میں واپس تو نہیں آسکتا یہ شخص بات ختم ہو گئی ہے ﴿حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾۔

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾: ہر گز نہیں ! عنقریب تم جان لو گے۔

ابھی تم جان نہیں رہے ہو شاید تم جاننا بھی نہیں چاہتے ہو لیکن عنقریب تم ضرور جان لو گے؛ قبر میں کیا ہو گا تمہیں پتہ نہیں ہے قبر میں جا کر پتہ چلے گا، قبر کے بعد کیا ہو گا وہ بھی تمہیں پتہ نہیں ہے وہ تو قبر کے بعد ہی پتہ چلے گا آخرت میں جب دوبارہ اے انسان تُو زندہ ہو گا۔ آج تُو غافل ضرور ہے اور کثرت کی ہوس نے تمہیں ہلاک بھی کر دیا ہے قبر میں تم نے لازمی جانا ہے مرنا تم نے لازمی ہے چاہے تمہیں دنیا میں مرنے کے بعد جلا دیا جائے اور ہوا میں تمہاری راکھ کو اُڑا دیا جائے، یا پانی میں غرق کر کے پانی کے جو جانور ہیں وہ تمہیں نوچ لیں اور کھا لیں تم نے دوبارہ زندہ ہونا ہے اور برزخ میں اس سے پہلے تم نے وقت گزارنا ہے۔

برزخی زندگی قبر کی زندگی جو ہے وہ دنیا کی زندگی سے لمبی ہے، جن لوگوں کو ہزار سال ہوئے مر چکے ہیں وہ کہاں پر ہیں مٹ گئے ہیں دنیا سے ؟ دنیا میں تو نہیں ہیں لیکن برزخ میں تو ہیں نا موجود تو ہیں نا۔

اس زندگی کے ساتھ اور بھی ہمارے ساتھ اور دنیا بھی قائم ہے پتہ ہے ؟ اس وقت ہم اللہ کے گھر میں بیٹھے ہیں الحمد للہ اس وقت ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا سے جا چکے ہیں وہ بھی اپنی قبر میں زندہ ہیں لیکن کس حالت میں ہوں گے صرف دو راستے ہیں کہ یا تو قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو گی، یا جہنم کے گڑھوں میں ایک گڑھا ہو گی !

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور مغفرت فرمائے جو اہل ایمان میں سے اس دنیا سے چلے گئے ہیں ورنہ معاملہ بہت خطرناک معاملہ ہے عام بات نہیں ہے !

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾: بات ایسی نہیں ہے جیسی کہ تم سمجھ رہے ہو، اتنی آسان بات نہیں ہے عنقریب تم جان لو گے؛ ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾: پھر تم عنقریب جان لو گے۔

دو مرتبہ فرمایا ہے مزید تاکید کے لیے اور مزید خبردار کرنے کے لیے کہ اے انسان! تُو جاگ جا ابھی وقت ہے جاگنے کا۔

﴿كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾: ہر گز نہیں، اگر تم جان لیتے یقین کے ساتھ۔

اے انسان! اگر تجھے یقین ہے کہ تم نے مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے تو کبھی غفلت کا شکار ہوتے! خلل کہاں پر ہے؟ اس یقین میں خلل ہے؛ مسلمان کرپشن کرے گا جھوٹ بولے گا دھوکا کرے گا اپنی قبر کو خراب کرے گا! اس کثرت کی ہوس میں یہ مسلمان بھی شامل ہو جائے گا!

چلو کافر تو اہل کفر میں سے ہے وہ ربّ کو مانتا ہی نہیں ہے لیکن تُو اللہ کو ماننے والا ہے یہ شرف کافی ہے تمہارے لیے کہ تم امتی ہو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے تم کس راستے کو اختیار کر چکے ہو؟! تم کیسے ہلاک ہو رہے ہو اس کثرت کی ہوس میں؟! اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو اور غفلت کا شکار ہو کیسے ممکن ہے؟!

خلل کہاں پر ہے؟ یقین میں خلل ہے، اگر ہمیں واقعی یقین ہوتا کہ ہم نے مرنے کے بعد جیسا کہ قبر میں جانے کا یقین ہے قبر میں جو ہونے والا ہے جو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس پر یقین ہوتا تو ہماری حالت کیسی ہوتی!

آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کے بعد حساب کتاب کے لیے جب کھڑا کر دیا جائے گا اس پر ہمیں یقین ہوتا تو آج ہماری حالت کیا ہوتی!

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ﴾: تم یقیناً جحیم کو دیکھو گے؛ اور اصل جملہ ہے: "وَاللهِ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ": قسم محذوف ہے اس میں۔

اس کا تعلق پچھلی آیت سے نہیں ہے اور بعض لوگ غلطی کرتے ہیں ایک ساتھ پڑھ لیتے ہیں: ﴿كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ﴾ نہیں! یہاں وقفہ ہے وقفہ دیں ذرا ایک ساتھ نہیں ہے دو آیتیں الگ الگ ہیں۔

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ﴾ تاکید ہے: تین تاکیدات ہیں: "وَاللهِ" قسم محذوف ہے، لام تاکید کے لیے ہے، اور نون ثقیل بھی تاکید کے لیے ہے۔

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ﴾: تم لوگ لازمی ضرور دیکھو گے؛ کس کو دیکھو گے؟ جحیم (جنت نہیں، سبحان اللہ)۔

پہلے جحیم کو دکھا دیا جائے گا اس سے گزر کر جائے گا نا جنت میں جنت کہاں ہے اس وقت؟!

میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا اور جہنم کو گھسیٹ کر لایا جائے گا، ستّر ہزار لگام ہو گی ہر لگام پر ستّر ہزار فرشتہ ہو گا، کھولتی ہوئی جہنم!

جحیم جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے (جہنم کی آگ کے ناموں میں سے) جو توڑ پھوڑ دیتی ہے کوئی چیز چھوڑتی نہیں ہے یقیناً انسان تو دیکھے گا؛ تمہیں یقین تو نہیں ہے ابھی اس وقت جو تم سے باتیں کی جارہی ہیں کہ تم غفلت کا شکار ہو تم ہلاک ہو رہے ہو اور قبر بھی آنے والی ہے اور قبر میں تم زیارت کروگے پھر میدان محشر میں تمہیں کھڑا کر دیا جائے گا اور جحیم کو اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اس وقت، کاش کہ تمہیں آج یقین ہوتا کہ تم نے کل اس جحیم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے!

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ﴾: تم سب دیکھو گے جحیم کو؛ ﴿ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ﴾۔

﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ﴾: انسان سوچتا ہے تو جحیم کو دیکھا جائے گا کہیں کیا واقعی یقین ہے کہ اپنی آنکھ سے بھی دیکھیں گے؟ جی ہاں! جیسے میں نے کہا ہے حدیث میں ستّر ہزار لگام ہو گی ستّر ہزار فرشتہ ایک لگام پر ہو گا اور گھسیٹ کر لایا جائے گا پھر تم دیکھو گے یقیناً عین یقین کے ساتھ۔ علم الیقین ہے عین الیقین ہے اور حق الیقین ہے کتنے ہوئے؟ تین۔ اس سے پہلے علم کے کتنے ہیں درجات؟ چھ۔ ٹوٹل کتنے ہوئے نو یا آٹھ؟ کیسے؟ جب ہم علم کی بات کرتے ہیں قرآن اور سنت میں علم کی جو بدترین صورت ہے جسے جہل مرکب کہتے ہیں وہاں سے لے کر حق الیقین تک سب موجود ہے۔

علم سے کیا مراد ہے؟ کسی چیز کو اپنی حقیقت کے مطابق جاننا یقین کے ساتھ علم ہے، کوئی نہیں جانتا جہالت ہے، کسی چیز کو اس کی حقیقت کے خلاف جان کر یقین کر لینا جہل مرکب ہے۔

جہل مرکب ہے پھر عام جو جہل ہے پھر ایک ہوتا ہے وہم ایک ہوتا ہے ظن؛ دو یہ چیزیں ہیں۔

جب حقیقت کے قریب آپ پہنچ جاتے ہو لیکن پھر بھی تمہیں یقین نہیں ہوتا یہ ظن ہے، اگر حقیقت سے دور ہوتے ہو پھر بھی تمہیں یقین نہیں ہوتا وہم ہے، اور آخر میں علم ہے کہ آپ نے اس چیز کو حقیقت کے مطابق جان لیا ہے؛ شک بیچ میں ہوتا ہے پتہ نہیں ففٹی ففٹی ہوتا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بھی ہو سکتا ہے۔ (چھ ہو گئے)۔

اب علم جو ہے "علم الیقین" جب آپ صرف علم کی بنیاد پر جان لیتے ہو کسی خبر کو سن کر کہ علم الیقین ہے:

(۱) کعبہ ہے اللہ کا گھر ہے علم یقین ہے (مکہ میں ہے اللہ کا گھر ہے کعبہ ہے)۔

(۲) عین الیقین؛ آنکھوں سے دیکھنا ہے (تصویر دیکھ لی ہے دیکھ لیا یہ کعبہ ہے)۔

(۳) حق الیقین؛ آپ جب خود طواف کرتے ہیں کعبہ کا پتہ چلتا ہے حق الیقین ہے کہ وہاں تک جا کر پہنچے ہیں۔

تو یہ درجات ہیں علم کے۔

﴿لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ﴾ یہ کون سا درجہ ہے؟ آنکھوں سے دیکھنے کا۔ کہاں پر ہے؟ جہنم کو کب دیکھا جائے گا اپنی آنکھوں سے؟ میدان محشر میں۔ کیا کرنا ہے؟ آنکھوں سے دیکھنا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ کیونکہ جہنم کے اوپر سے گزر کر!

پل صراط کہاں پر ہو گی؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "کہ پل صراط کو بچھا دیا جائے گا جہنم کے اوپر پھر اہل ایمان (صرف اہل ایمان) گزریں گے اس پل صراط سے"۔

اہل کفر اہل نفاق کہاں ہیں؟ وہ پہلے جہنم رسید ہو چکے ہیں! اور اس پل صراط سے گزرنے کے لیے مختلف قسم کے لوگ ہیں اُن کی اسپیڈ بھی اُن کے ایمان کی مانند ہو گی، جتنا ایمان اس وقت آپ کا ہے اس دنیا میں (اخلاص ہے توحید ہے اتباع سنت ہے آپ کا جو ایمان ہے) جتنا زیادہ ہے اتنی زیادہ اسپیڈ ہو گی اس وقت، جتنا کم ہے اتنی کم اسپیڈ ہو گی؛ تو کوئی گزر نہیں سکیں گے اور وہ اسی پل صراط سے جہنم میں گر جائیں گے، اور کچھ وہاں سے بچ کر تو نکلیں گے لیکن زخمی ہو کر بچ کر نکلیں گے، زخم لگیں گے کلالیب ہوں گے (ہک لگے ہوں گے) جو اس بندے کو یعنی اگر بالکل سلو (Slow) اسپیڈ ہے تو یہ ہک لگتا ہے اور جہنم میں اسے پھینک دیتا ہے، اگر کچھ تھوڑی سی تیز اسپیڈ ہے تو وہ کوئی بچتے کرتے کہیں پر کوئی زخم لگ جاتا ہے اسے لیکن بچ جاتا ہے اور جہنم میں گرتا نہیں ہے اور پار کر لیتا ہے، اور کچھ لوگ بڑی اسپیڈ سے گزر جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے جو ہم نے دیکھنی ہے! (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے)۔

آخر میں: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾: ﴿لَتُسْئَلُنَّ﴾: پھر لام تاکید کے لیے، پھر سوال ہے، پھر تاکید نونِ ثقیلہ ہے: ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ﴾ (اُس دن) ﴿عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (ہر نعمت کی بابت سوال ہو گا)۔ نعمت اِس دن، سوال اُس دن۔

نعمتیں کہاں پر ہیں ہمارے لیے؟ اس دنیا میں ہیں۔ سوال کب ہو گا؟ ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ (اُس دن)۔ اُس دن کے لیے ہم نے کچھ کیا ہے؟ ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ اُس دن سے ہم غافل ہیں کہ نہیں؟!

اصل بات یہ ہے میں نے کہا کہ قرآن کی سورتوں کو دیکھ لیں موتیوں کا ہار ہیں جہاں سے شروع ہوئی وہاں پر دیکھیں اختتام ہوا کہ نہ ہوا؟! فاضل مفضول کی بات میں کر رہا تھا کہاں فاضل مفضول ہے ابھی اُس دن کی بات ہوئی کہ نہیں ہوئی؟

﴿يَوْمَئِذٍ﴾: وہاں پر سوال کا جواب ہم نے دینا ہے ہم جوابدہ ہیں ہر نعمت کا جو اس دنیا میں موجود ہے!

مال و دولت، بیوی بچے، روزگار، صحت، عافیت نعمتیں ہیں کہ نہیں؟ اگر حد سے گزر کر کثرت کی طلب میں ہم ڈوب جائیں ہلاکت کا باعث ہے کہ نہیں؟

اگر حلال کمایا ہے اور الحمد للہ خیر ہے ہم کرپشن نہیں کرتے اور نافرمانی نہیں کرتے لیکن شکر بھی تو ادا نہیں کرتے تب بھی خیر نہیں ہے! ہر نعمت کا الگ سے شکر کرنا ہے کیونکہ ہر نعمت کے بارے میں الگ سے سوال ہو گا۔

ہر نعمت سے کیا مراد ہے؟

(۱) واللہ ٹھنڈا پانی پی لینا اگر الگ سے نعمت ہے۔

(۲) یہ تازہ کھجور یا یہ نرم کھجور کھالی ہے اس کا مزا بھی تمہیں زبان پر یہ میٹھا ٹیسٹ بھی آیا ہے اور اس سے تمہیں فائدہ بھی ہوا ہے الگ سے نعمت ہے الگ سے سوال ہو گا اس کا۔

(۳) یہ کارپٹ والی مسجد میں ہم بیٹھے ہیں کارپٹ پاؤں پر لگتا ہے اور بڑا مزا آتا ہے بالکل آسانی ہوتی ہے الگ نعمت ہے الگ سے سوال ہے۔

(۴) اس چھت کے نیچے بیٹھے ہیں ایئر کنڈیشن چل رہا ہے ٹھنڈی جگہ ہے ٹھنڈی ہوا ہے الگ سے نعمتیں ہیں الگ سے سوال ہے الگ سے جواب دینا ہے۔

ہر نعمت کا ہم لوگوں نے جواب دینا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام گھر سے نکلتے ہیں ایسے وقت میں عمومی طور پر نکلتے نہیں ہیں "وقت الظهيرة" (آرام کا وقت) تو ایک طرف سیدنا ابو بکر صدیق نکلے ہوئے ہیں سیدنا عمر بھی نکلے ہوئے ہیں؛ کس چیز نے تمہیں گھر سے نکالا ہے؟ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک نے ہمیں گھر سے نکالا ہے، شدید بھوک لگی ہوئی ہے گھر میں کچھ کھانے کو نہیں تو ہم باہر نکل آئے ہیں کھانے کی تلاش میں کہ نہیں سے کوئی کھانا مل جائے؛ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی بھوک نے گھر سے نکالا ہے میں بھی بھوکا ہوں آیئے کسی صحابی کے گھر میں چلتے ہیں۔

ایک انصاری صحابی کے گھر میں گئے وہ صحابی گھر میں نہیں تھے اُن کی جو یعنی اہلیہ ہیں گھر میں موجود تھیں یعنی ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا ہے تو وہ پردے کے پیچھے کھڑی ہو گئیں جواب دیا اور یعنی اندر آنے کی اجازت نہیں دی تھوڑی دیر کے لیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جا رہے تھے تو پھر انہوں نے بلایا ہے اور یہ عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم چاہتے تھے کہ آپ اور بھی ہمارے لیے دعا کرتے (سلام کہتے اور بھی دعا کرتے) تاکہ ہمیں اور بھی خیر مل جاتا۔

الغرض؛تو اندر چلے جاتے ہیں وہاں پر بیٹھتے ہیں پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں وہ؟ عرض کرتیں ہیں کہ باہر گئے "يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ" پانی لینے کے لیے ہمارے لیے گئے ہیں(دیکھیں پانی ہمارے گھروں میں یہ بیڈ ہے ہمارا بیڈ روم میں یہ فرج ہے ٹھنڈا پانی ہے،اُس وقت پانی کو کنویں سے لایا جاتا تھا اور صاف کر کے پیا جاتا تھا اور گھر سے باہر جانا پڑتا تھا)، بہر حال، پھر خاوند آتے ہیں گھر میں پانی لے کر آتے ہیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب اس دنیا کے سب سے عظیم انسان اُن کے گھر میں بیٹھے ہیں بڑے خوش ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میرے لیے بہت بڑا شرف ہے اور فخر کی بات ہے کہ آپ آج میرے گھر میں آئے ہیں اور مہمان نوازی کا آپ لوگوں نے مجھے موقع دیا ہے؛ میز بانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رطب جو ہے (یعنی جو کھجور ہوتی ہے تازی کھجور) وہ لے کر آتے ہیں اور پانی ٹھنڈا کر کے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر چھری لیتے ہیں بکری ذبح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ" خبر دار یعنی دودھ پلانے والی جو بکری ہے اس کو ذبح مت کرنا (یہ رحمت للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؛ پھر وہ بکری ذبح ہوتی ہے پھر کھانا تیار ہوتا ہے پھر وہ کھانا کھاتے ہیں ٹھنڈا پانی بھی پیتے ہیں اور وہ کھجور میں سے بھی کھاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر کی طرف دیکھ کر: "تم لوگ اپنے گھر سے بھوکے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیٹ کو بھر دیا ہے اللہ کی قسم! یہ وہ نعمتیں جن کے بارے میں تم سے سوال ہو گا قیامت کے دن"۔

یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال ہو گا قیامت کے دن! ٹھنڈا پانی تم لوگوں نے پیا ہے یہ کھانا بھی تم لوگوں نے کھایا ہے؛ دستر خوان پر کیا تھا؟ کھجور تھی اور وہ جو بکری کا گوشت تھا اور ٹھنڈا پانی فرج والا نہیں تھا ٹھنڈا پانی جو وہ خود ٹھنڈی ہوا میں رکھ کر ٹھنڈا کیا کرتے تھے۔

ہمارے دستر خوانوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیا کچھ نہیں ہوتا! اب ایک ڈش سے پیٹ نہیں بھرتا مزا نہیں آتا شاید کتنی مختلف ڈشیں ہوتی ہیں، پھر چٹنیاں کتنی ہوتی ہیں، سلادیں کتنی ہوتی ہیں، مشروبات کتنے ہوتے ہیں؛ مشروب ہونے کا الگ حساب ہے یعنی الگ سوال کا جواب دینا ہے اور اس کے ٹھنڈا ہونے کا الگ ہے کیونکہ یہ ٹھنڈا سب کو میسر نہیں ہے۔

ہر نعمت کا ہم نے جواب دینا ہے کہ شکر کیا ہے کہ نہیں کیا ہے میرے بندے تُو نے! سوال یہ ہے کہ نعمتوں کا شکر کیسے کیا جاتا ہے؟ بس زبان سے کہہ دینا ہم کہتے تو ہیں الحمد للہ، کھانا کھا لیا پانی پی لیا چائے پی لی الحمد للہ کہہ دیا نا اسے شکر کہتے ہیں؟ شکر تو ہے یہ ناقص شکر ہے یہ کافی نہیں ہے۔

کامل شکر کیا ہے؟

(۱)دل کے یقین کے ساتھ کہ ربّ کے کرم سے مجھے نعمت ملی ہے اس کا کرم نہ ہوتا تو میں اس نعمت کو کبھی حاصل نہ کر سکتا۔

(۲)زبان پر حمد و ثناء شکر ہونا چاہیے۔

(۳)جو سب سے بڑی بات ہے کہ اپنے عمل سے شکر کرنا ہے، ربّ کی فرمانبرداری کر کے شکر کرنا ہے: ﴿اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا﴾ (اے آل داود جو بھی نعمتیں تمہیں دی ہیں اب عملاً شکر ادا کرو)(سبأ:13)۔

شکر حقیقتاً عمل سے کیا جاتا ہے اور عمل سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہر فرمانبرداری اس میں شامل ہے توحید جس کی اساس ہے، اتباع سنت جس کی اساس ہے، شرک بدعات اور خرافات سے فوراً توبہ کر لو ورنہ اللہ کی قسم ربّ کا شکر ادا کرنے کے قابل نہیں رہو گے! زبان پر شکر بھی ہو گا، عمل سے نمازیں بھی ہوں گی، صدقات ہوں گے خیرات ہوں گے، حج و عمرہ ہر خیر ہو گا لیکن اگر توحید اور اتباع سنت نہیں ہے شرک اور بدعات ہیں تو اللہ کی قسم کوئی خیر نہیں ہے یہ الگ سے جرم ہے اور سب سے بڑا ظلم ہے واللہ! اگر اپنی گردن کو آزاد کرنا ہے ایک ہی راستہ ہے کہ ربّ کی نعمتوں کا شکر کریں اور سب سے بڑا شکر ہے توحید واللہ سب سے بڑا شکر ہے اور اتباع سنت ہے: لا الہ إلا الہ توحید ہے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اتباع سنت ہے، اگر یہ دو نہیں ہیں اللہ کی قسم آپ شکر کر ہی نہیں سکتے، اور باقی جو آپ شکر کرتے ہیں عملاً بھی اگر کرتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ارکان اسلام پانچ ہیں سب سے پہلا رکن کیا ہے؟"شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمد رسول الله": اگر یہ نہیں ہے آپ کی زندگی میں اللہ کی قسم جو باقی ارکان اسلام ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے! "إقام الصَّلاةِ" ہے، "إيتاءِ الزَّكاةِ" ہے، "صَومِ رمضانَ" ہے، "حجّ البَيتِ اللهِ الْحَرام" ہے، کوئی فائدہ نہیں ہے!

آپ پچاس ساٹھ ستّر حج کر لیں اگر شرک زندگی میں ہے ذرّے برابر بھی ہے اللہ کی قسم ایک حج کا بھی آپ کو فائدہ نہیں ہونے والا جب تک کہ توحید کے راستے کو نہ اپنا لیا جائے۔

اس لیے جب شکر کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے عمل کی جب ہم بات کرتے ہیں تو شکر میں سب سے پہلے توحید ہے اتباع سنت ہے؛ شرک سے توبہ کریں بدعات سے توبہ کریں اور ربّ کا شکر ادا کریں کیونکہ ہر نعمت کا ہم نے جواب دینا ہے۔

اور شکر النعمۃ میں سے "الصلاۃ الضحیٰ" جو چاشت کی دو رکعت ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"کہ ہر بندے کی صبح ہوتی ہے جتنے جوڑ ہیں ہمارے اُن کا ہم نے شکر ادا کرنا ہے"۔

پتہ ہے جو حرکت ہوتی ہے نا یہ الگ سے نعمتیں ہیں۔

دیکھیں کمر میں درد ہوتا ہے ہم رکوع کرنے کے قابل نہیں ہوتے کتنا درد ہوتا ہے کیا ہماری کمر میں درد ہوتا ہے جب ہم صبح اٹھتے ہیں؟ کیا ہم رکوع سجدہ کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے؟ اس کا شکر کرنا ہے کہ نہیں کرنا ہے؟

ہر جوڑ کا الگ سے شکر اگر ہمیں کرنا ہو کتنا مشکل ہوتا تو اس لیے دو رکعت چاشت کی پڑھ لیں گویا کہ تم نے پورے جسم کا شکر ادا کر لیا ہے۔ کتنی دیر لگتی ہے؟! (سبحان اللہ)۔

اور پھر آسانی کے لیے جو ہم تسبیح پڑھتے ہیں جو اللہ کا ذکر مسنون کرتے ہیں جو سنت کے مطابق ذکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے تہلیل ہے تحمید ہے، ہم درود پڑھتے ہیں، لاإلہ إلاالہ جو افضل الذکر ہے، افضل الدعاء الحمدللہ ہے، یہ جو چیزیں اگر ہم سنت کا راستہ اختیار کریں اور اپنا وقت سنت کے مطابق توحید کی بنیاد اور اساس پر گزاریں تو پھر واللہ غفلت کا شکار بھی نہیں بنیں گے، تکاثر کا بھی پیچھا نہیں ہو گا دنیا کی حقیقت ہم جان لیں گے، ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ اُس دن کو بھی ہم پہچان لیں گے اور اپنے آپ کو ہلاکت سے بھی بچا لیں گے۔

﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ اور آخر میں ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾: جو بھی نعمتیں ہیں اُن کا شکر ادا کرنا آسان ہو جائے گا اور اس کے لیے جو شکر کی حقیقت کو جان کر ربّ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شک کی حقیقت کو جان کر شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جو بھی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے اور اُن کا شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شَر سے محفوظ فرمائے اور جو کثرت کی چاہت ہے جو نافرمانی کی طرف لے کر جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے دور فرمائے اور ہلاکت سے محفوظ فرمائے، (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (102: سورۃ التکاثر کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio